سوال

(550) عورت کا اپنے جسم اور آبروں سے بال اتارنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کے جسم پر گردن تک بال اگ پڑے ہیں اور اس کی آبرووں کے بال اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ وہ آنکھ کے کنارے تک پہنچ چکے ہیں۔ ڈاکٹر نے اس کو جسم کے بال اتارنے کا حکم دیا ہے اور ابرووں کے بالوں کو ہلکا کرنے کی تجویز دی ہے، نیز واضح ہو کہ جسم کے بال بہت لمبے ہو چکے ہیں حتی کہ وہ تقریباً ایک یا دو سینٹی میٹر تک بڑھ گئے ہیں، ہم اللہ سے اس کی شفایابی کی دعا کرتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طریقے سے بالوں کا اگ آنا خاص ہارمونی خلل کے نتیجے میں ہوتا ہے لیکن اس پر ہر حال میں بدن کے بال اتارنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح چہرے کے بال اتارنے میں کوئی حرج نہیں، نیز ابرووں کے وہ بال جو لمبے ہو کر تکلیف دیتے ہیں ان کا اتارنا بھی جائز ہے۔

شریعت نے جن بالوں کو اکھاڑنے سے منع کیا ہے ان کے متعلق دو مختلف قول ہیں، بعض نے کہا: وہ ممانعت چہرے کے بالوں کے متعلق ہے اور بعض نے کہا ہے: وہ ممانعت ابرووں کے بال اتارنے سے ہے، سو اس بنا پر عورت کے لیے اپنے تمام بدن سے بال اتارنے کی اجازت ہے۔ رہے چہرے کے بال تو چونکہ بعض لوگ اس کے قائل ہیں کہ ابرووں کے بال اتارنا منع ہے، لہذا اس کے پیش نظر عورت کے لیے اپنے چہرے کے بال اتارنا جائز ہے، مثلاً: مونچھیں اور داڑھی وغیرہ اور اس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ اپنی ابرووں کے بال اس انداز میں کاٹ لے جس سے وہ بال تکلیف دہ نہ رہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"لاضرر ولاضرار"[1]

"نہ ضرر قبول کرو اور نہ ضرر پہنچاؤ۔"

---

[1]۔ صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2340)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف](#)

صفحہ نمبر 497

محدث فتویٰ